احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل
ربوہ

213029

CPL
61

ایڈیٹر- عبدالسمیع خان

ہفتہ 3- جولائی 1999ء - 18 ربیع الاول 1420 ہجری- 3- وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 148

ہفتہ 3- جولائی 1999ء

تنہائی میں رونے والا

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا-

سات آدمی قیامت کے دن رحمت الٰہی کے سائے تلے ہوں گے ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے اللہ کو خلوت میں یاد کیا اور اس کی محبت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے-

صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ بالیمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے' اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے- بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا- بالکل غلط اور باطل ہے- ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے- اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا' تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے- جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے- اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے-
(ملفوظات جلد اول صفحہ 234)

محض رونا اور چلّانا بھی اپنے اندر کوئی حقیقت نہیں رکھتا- میں نے سنا ہے کہ ملوک چغتائیہ کے عہد سلطنت میں بعض لوگ ایسے ہوتے تھے جو شرط لگا کر یقیناً رلا دیتے تھے اور ہنسا دیتے تھے اور اب تو صریح یہ بات موجود ہے کہ طرح طرح کے ناول موجود ہیں- بعض ایسے ہیں کہ ان کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو پڑھ کر دل بے اختیار ہو کر دردمند ہو جاتا ہے' حالانکہ ان کو یقیناً بناوٹی قصے اور فرضی کہانیاں جانتے ہیں-

اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ انسان دھوکا کھاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے' جب انسان نفسانی اغراض اور روحانی مطالب میں تمیز نہیں کرتا- جس قدر لوگ دنیا میں ہیں' ان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے' جو علامات حقیقیہ سے بے نصیب ہیں- ان کے منہ سے معارف اور حقائق نہیں نکلتے' پھر رلا دیتے ہیں- اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ حقائق اور معارف سے بہرور ہیں- جو عبودیت کے رنگ سے رنگین ہو کر الوہیت کے عظمت و جلال سے خائف اور ترساں ہو کر بولتے ہیں- بلکہ اس کی تہہ میں وہی بات ہوتی ہے جو میں نے ابھی ناولوں اور کہانیوں کے متعلق بیان کی ہے- وہ خود بھی نفس کی ہوا میں مبتلا ہوتے ہیں اور یوں رونا کچھ فائدہ نہیں رکھتا-

اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے' تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے- پس انسان اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں- اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آجائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا-

(ملفوظات جلد اول صفحہ 272)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام
(پاکستانی وقت کے مطابق)

سوموار 5- جولائی 1999ء

12-50 a.m. البانین پروگرام-
1-20 a.m. درس القرآن-
2-45 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
4-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-50 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ-
5-25 a.m. لقاء مع العرب-
6-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن- امریکہ- یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم از بیت الرحمان امریکہ-
7-00 a.m. اردو کلاس-
8-15 a.m. چینی زبان سیکھئے-
8-45 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات- 17-12-95
10-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر- چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ
11-15 a.m. درس القرآن- 7-1-99
12-50 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس- (نئی)
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-40 p.m. نارویجین زبان سیکھئے-
5-10 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- بیڈمنٹن سیمی فائنل- کراچی بمقابلہ لاہور-
5-35 p.m. بنگالی سروس-
6-35 p.m. ہومیو پیتھی کلاس-
7-55 p.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ-
8-25 p.m. چلڈرنز کارنر- مقابلہ نظم-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس ملفوظات-
10-30 p.m. اردو کلاس-
11-50 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر 65

حضرت مولوی فضل محمد صاحب آف ہرسیاں کے داخل احمدیت ہونے کا عجیب واقعہ

مدیر الحکم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے قلم سے:-

"وہ اپنے ایک دوست کو جو قصبہ سری گوبند پور میں رہتا تھا۔ گاہے ماہے ملنے جایا کرتے تھے۔ اور اس غرض کے لئے جبکہ وہ سری گوبند پور کو جاتے ہوئے قادیان سے گذر رہے تھے۔ قادیان میں ان کو ایک دوست جو حضرت اقدس کے مخلص خدام میں سے تھے میاں محمد اکبر ٹھیکہ دار صاحب بٹالہ ملے۔ وہ دسمبر کے ایام تھے۔ اور قادیان میں اس وقت جلسہ ہو رہا تھا۔ بیت اقصیٰ کے دروازے پر ملاقات ہوئی۔ ان کو گھوڑے سے اتار کر ان کا گھوڑا کسی جگہ باندھ دیا۔ اور انکو بیت میں لے گئے۔ یہ غالباً 1895ء کا واقعہ ہے۔

اس وقت بیت میں حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تقریر فرما رہے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود تشریف فرما تھے۔ مولانا کی تقریر کے بعد بیعت ہوئی۔ میاں محمد اکبر مرحوم نے مولوی فضل محمد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کے لئے بڑھا دیا۔ مولوی فضل محمد صاحب کو ہاتھ اٹھانے کی جرات نہ ہوئی اور بیعت کرلی۔ اس کے بعد کچھ چندہ بھی دیا۔

مولوی فضل محمد صاحب جب اپنے گھر گئے تو ان کو سخت اضطراب شروع ہو گیا۔ وہ گہری سوچ میں پڑ گئے انہوں نے سوچا کہ میں نے تو قادیان میں سوائے قرآن شریف کے کچھ نہیں سنا۔ ادھر لوگ ان کے متعلق بہت بدگوئی کرتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم ہماری کتاب ہے۔ جس پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ سے مل سکتے ہیں۔ وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکے اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگنے لگے کہ خدایا اس وقت مسلمانوں کے اس قدر فرقے ہیں اور سب ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ رہے ہیں۔ اور سخت فتویٰ لگا رہے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔ تو خود ہی اپنے فضل سے اس حقیقت کو مجھ پر واضح فرما۔ اور مجھے وہ رستہ بتلا جس پر چل کر میں تیری جناب میں پہنچ سکوں۔ اس وقت تک ایک راستہ قادیان میں نکلا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کے مطابق ہے مگر میرے مولا میری خود راہنمائی فرما۔ اور جس راستہ سے تو راضی ہو وہ مجھے بتلادے۔ اسی قسم کی دعاؤں میں کچھ عرصہ لگے رہے۔

ایک دن مولوی صاحب کچھ مال تجارت خریدنے بٹالے گئے۔ وہاں پھر محمد اکبر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ قادیان کا ذکر چل پڑا۔ تھوڑی دیر میں ہی ان کے دل میں اس قدر جوش پیدا ہوا کہ انہوں نے مال تجارت تو وہیں چھوڑا۔ اور سیدھے قادیان آئے اور یہاں آکر پھر تجدید بیعت کی۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک وہ اپنے عہد پر قائم ہیں۔ محلہ دارالفضل میں سب سے پہلے انہوں نے اپنا مکان بنایا۔"

(الحکم 21۔ جنوری 1935ء صفحہ 3)

مسیح موعود کے مقدس اخلاق

حضرت مولوی فضل محمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے بلند پایہ اخلاق و شمائل کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا:-

"حضور کے اخلاق کے متعلق میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ وہ اس قدر اعلیٰ اور پاکیزہ تھے میں تو کیا کوئی اعلیٰ سے اعلیٰ مقرر اور فصیح و بلیغ شخص بھی حضور کے اخلاق کی صحیح تعریف الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضور کا ہر ایک شخص سے ایسا طریق تھا کہ ہر شخص خیال کرنے لگتا تھا کہ میں ہی حضور کا ایک خاص خادم ہوں۔ اور جیسی محبت مجھ سے ہے اور کسی سے نہیں ہے۔ حضور کبھی کسی خادم سے گفتگو کرتے وقت اپنے چہرہ مبارک پر کسی قسم کی کوئی ایسی علامت ظاہر ہونے نہیں دیتے تھے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ حضور اس گفتگو یا اس بات کو سننا پسند نہیں کرتے۔ یا حضور کی توجہ کسی اور طرف لگی ہوئی ہے۔ باوجود اس کے کہ حضور کے اوقات بہت گرامی اور عزیز تھے۔ مگر حضور کے اخلاق کریمہ چھوٹے سے چھوٹے آدمی کو بھی اپنا یکساں ممنون بنائے رکھتے تھے۔"

(الحکم 21۔ جنوری 1935ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل خود خرید کر پڑھیں

نہتا شیر

مرزا غلام قادر احمد صاحب کا واقعۂ قربانی

لاکھ ہوں تالے لبِ اظہار پر
پھر بھی ہم قادر ہیں ہر گفتار پر
کھولتا بھی بولتا بھی ہے یہ خوں
اور بکھر جاتا ہے ہر اخبار پر
ہم نہیں غازی فقط گفتار کے
ہے گواہی خون کی کردار پر
اک لپک میں قید سے باہر تھا وہ
اک جھپک میں آگیا پیکار پر
اک نہتا شیرِ ربوہ اور وہ چار
بھاگ نکلے شیر کی للکار پر
جب بلاوا آگیا جاں پیش کی
جان دی تو نے خدا کے پیار پر

مرثیہ کہئے قصیدہ یا غزل
کچھ بھی لکھ دیجے سرِ اشعار پر
یہ عقیدت اور محبت کے ہیں پھول
ٹانکتا ہوں میں تری دستار پر
کی حفاظت قوم کی جاں ہار کر
صدقے جاؤں میں ترے ایثار پر
شر کی باقی قوتوں کے برخلاف
تکیہ ہے قہار اور جبار پر
ابرِ رحمت قسمتِ ابرار میں
اور شرارے ہیں سرِ اشرار پر
تھا جنازہ میں ہجومِ عاشقاں
بے پناہ مخلوق تھی دیدار پر

راجہ نذیر احمد ظفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

﴾اِک نفس مطمئن لئے اپنے لہو میں تر - قادر کا وہ غلام تھا قادر کے گھر گیا﴿

غلام قادر نے اپنے خون کی حرمت کو پہچانا اور اس کا حق ادا کر دیا

محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد کے والد محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے تاثرات

عزیزم غلام قادر کی قربانی پر کئی دوستوں نے بڑے ہی عمدہ اور بعض نے بڑے نکتہ رس انداز میں اپنے جذبات اور خیالات کا اظہار اپنے مضامین اور نظموں کے ذریعہ سے کیا ہے۔ مجھ سے بھی کئی احباب نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں بھی کچھ لکھوں۔ لیکن میں کیا لکھوں اور کیا کہوں۔ گھاؤ بہت گہرا ہے اور اس کی کسک اور بھی زیادہ گہری۔ بعض دفعہ تو میں ان خنجروں کے وار جو ان ظالموں نے اس معصوم پر چلائے انہیں اپنی پشت پر محسوس کرتا ہوں تو رات کی تنہائیوں میں میرا تکیہ آنسوؤں سے تر ہو جاتا ہے لیکن پھر انا للہ... کی آیت آنکھوں کے سامنے تیرنے لگتی ہے کہ نہ تو اس کا خالق تھا نہ مالک اور نہ ہی رازق۔ وہ تو ہماری طرف سے تجھے عنایت تھی۔ ہم نے جب چاہا۔ جیسے چاہا اسے اپنے پاس واپس بلا لیا۔ لیکن تو یہ کیوں نہیں دیکھتا کہ موت تو ہر ایک کو آنی ہے۔ کوئی آج چلا گیا تو کوئی کل۔ اس سے تو کسی کو بھی مفر نہیں لیکن دیکھ ہم نے اسے کیسی شان سے اپنے پاس بلایا ہے۔ صبر کرنا، تمہارا مقام ہے اور صبر کرنے والوں پر ہی عنایات کے دروازے کھلتے ہیں۔ ٹھیک ہے اولاد کی محبت ہم نے انسان کے خمیر میں رکھی ہے مگر ہم نے تو پہلے سے لوگوں کو بتا دیا ہوا ہے کہ تم اولاد اور اموال کے ضائع ہونے سے آزمائے جاؤ گے تاکہ ہم دیکھیں تم میں سے کون امتحانوں میں سے سرخرو ہو کر نکلتا ہے ورنہ زبانی محبت جتانے والے تو ایک اینٹ اٹھاؤ تو ہزار نکلتے ہیں۔

اس میدان میں جب نظر اٹھا کر دیکھتا ہوں تو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی 1903ء میں قربانی کے بعد بڑے بڑے عظیم الشان روشن میناروں سے شاہراہ قربانی منور نظر آتی ہے۔ نوحہ کرنا ہے تو کس کس پر نوحہ کرے۔ میں کیوں صرف قادر کی قربانی کا ہی تذکرہ کروں دوسرے بھی تو کسی کے باپ، کسی کے بیٹے اور کسی کے بیوی بچے تھے۔ انہیں بھی ان سے اسی طرح محبت ہو گی جس طرح قادر ہمیں عزیز تھا۔ میں اگر قادر کی ہی قربانی کے غم کی داستان بیان کروں تو پھر یہ انصاف نہ ہو گا۔ انسان کس کس کا غم کرے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ انسان تو اس دنیا میں آتا ہی مرنے کے لئے ہے۔ اس سے تو کسی کو فرار نہیں۔ مومن بھی مرتا ہے اور کافر بھی انبیاء بھی اپنی قوم کو روتا اور سکتہ کی حالت میں چھوڑ کر رفیق اعلیٰ سے جا ملتے ہیں۔ دیکھنا تو یہ ہوتا ہے کہ کسی نے زندگی کیسی گزاری اور موت کو کس طرح آغوش میں لے لیا یا موت نے اسے کس طرح اپنی آغوش میں سمیٹ لیا۔ قادر کے خون کا رنگ دوسرے جاں نثاروں کے رنگ سے مختلف نہ تھا اگر فرق تھا تو یہ کہ اس کی رگوں میں مسیح موعود کا لہو دوڑ رہا تھا۔ اس لہو کی اپنی ہی قیمت ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کے صلب سے جہاں اولوالعزم خلفاء پیدا ہوئے جن میں سے ایک کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "نور آتا ہے نور" وہاں ایک ٹھنڈی چھاؤں والا قمر بھی تھا۔ یہ لوگ اولیاء اللہ ہیں اور اے غلام قادر تو نے راہ حق میں اپنا خون بہا کر ان میں ایک راہ مولا میں قربانی دینے والے کا بھی اضافہ کر دیا۔ جب تک تو زندہ رہا تو نے اس خون کی حرمت کو پہچانا اور اس کی حفاظت کی اور آخر میں اسی کی راہ میں اسے بہا کر اس کا حق ادا کر دیا۔ تجھ پر تیرے پڑدادا اور تیرے دادا خوش ہوئے۔ تو نے خلیفہ وقت سے تحسین کے کلمے سنے اور اپنے کمزور اور عاصی والدین کے لئے باعث افتخار بنا۔ تجھ پر ہزاروں سلام ہوں اور اللہ تعالیٰ تجھ پر اپنی نعمتیں نازل فرماتا چلا جائے۔ تیری اولاد سے دین کے سچے خادم اور مخلوق خدا کے حق میں رحمت بننے والے وجود پیدا ہوں یہ دعا صرف قادر کے حق میں نہیں بلکہ تمام جان نثاران احمدیت کے حق میں ہے جن کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دوبارہ روشن فرما دیئے ہیں اور احباب جماعت کو یاد دلایا کہ دیکھو تمہاری تاریخ کیسے کیسے لوگوں کے خون سے تحریر شدہ ہے جن پر تم بجا فخر کر سکتے ہو جس طرح وہ اللہ کے حضور زندہ ہیں اسی طرح انہیں اپنے دلوں اور دعاؤں میں زندہ رکھو کہ قومیں اپنے جاں نثاروں سے ہی زندہ رہتی ہیں۔

میری بیوی نے قادر کی قربانی پر جس طرح صبر اور ضبط کا مظاہرہ کیا اور قادر کو رخصت کیا وہ ازحد قابل تحسین ہے۔ آفرین ہے اس ماں پر جس نے اپنے لخت جگر کو آخری بار رخصت کرتے ہوئے بار بار پکار کر کہا "قادر جزاک اللہ۔ قادر جزاک اللہ"۔ مائیں ماتم کرتی ہیں اور کون سی ایسی ماں ہو گی جس کے صبر کے بندھن ایسے حالات میں ٹوٹ ٹوٹ نہ جاتے ہوں۔ لیکن دھن ہے ایسی ماں پر جو اپنے نور نظر کی نعش اٹھتے وقت اس کا شکریہ ادا کر رہی ہو۔ اس پر میں کیا زائد کر سکتا ہوں۔ ماں ماں ہی ہوتی ہے۔ اس کی محبت کا کون مقابلہ کر سکتا ہے۔ میری بیگم کے مضمون کو پڑھ کر دو عورتیں اس شدید گرمی میں چند دن ہوئے ملتان سے سفر کی کوفت برداشت کرتے ہوئے تعزیت کے لئے آئیں اور کہا کہ وہ خاص طور پر اس ماں کے دیدار کو آئی ہیں جس نے اس طرح اپنے جگر گوشے کو اس کی قربانی پر رخصت کیا کہ کوئی پڑھنے والا اپنے آنسو نہ روک سکا اور انہیں رشک کی نظر سے دیکھتا ہے۔

جہاں بے شمار دوستوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط اور جماعتوں کی طرف سے قراردادیں موصول ہوئیں ان میں سے ایک غیراز جماعت دوست جو قادر کے ایبٹ آباد سکول میں اس کے ہاؤس ماسٹر تھے ان کے خط سے اور ایک جماعت کی قرارداد جس نے مجھے بہت متاثر کیا کچھ حصے دوستوں کے لئے پیش خدمت ہیں۔ بشارت صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں۔

"جب میں ہاؤس ماسٹر بنا تو محمود تو کالج میں تھا مگر غلام قادر ساتویں میں میرے پاس آیا اور مجھے اس کی تربیت پر فخر ہے کہ وہ اپنی قابلیت سے کالج کا Senior Prefect بنا اور پھر بورڈ میں صوبہ بھر میں اول آیا۔ سات سال تک میرا اس کا تعلق قلبی تعلق رہا پھر عملی زندگی میں بہت کامیاب رہا۔ اپنی فیملی کے ساتھ دو مرتبہ Old Boys Reunion میں شرکت بھی کی۔ ڈھیروں باتیں ہوئیں۔ اس نے فخر سے بتایا کہ وہ جماعت کا کام کر رہا ہے بلکہ اس نے اپنی زندگی وقف کر دی ہے۔ مجھے غلام قادر کتنا عزیز تھا۔ وہ خود بتا سکتا اور جانتا تھا یا میں اور میرا دل جانتا ہے۔ مجھے کتنا دکھ اور رنج ہے یہ میرا دل ہی جانتا ہے اس کے انمٹ نقوش میرے دل پر بڑے گہرے ہیں اور جب تک حیات مستعار ہے میں اس صدمہ کو نہیں بھلا سکتا۔"

ایک تعزیتی قرارداد میں لکھا ہے "مرزا غلام قادر پائندہ باد۔ خدائی بشارتوں کے تحت وہ اپنے وقت پر آیا اور اپنی قلیل عمر میں عظیم کاموں کی بنیاد ڈال کر عظیم الشان سرخروئی کے ساتھ اپنے آقا کے پاس واپس چلا گیا۔ اپنے کردار، اپنی شخصیت، اپنی خدمات اور شجاعت کے ایسے انمٹ نقوش چھوڑ گیا کہ نونہالان جماعت کے لئے تاقیامت مشعل راہ ہوں گے۔ وہ جدید ترین دنیوی علوم کا ماہر، خدا اور اس کے دین کی چوکھٹ پر سب کچھ نثار کر گیا۔ وہ اپنے خون سے دشمنوں کو وہ زک پہنچا گیا کہ چشم دجل حیران ہے اور دعوی داران وفا و محبت کی آنکھ جب بھی اس کی قربانی پر نظر کرے گی خیرہ ہو گی۔ مبارک وہ وجود جس کی صلب سے یہ گوہر گراں مایہ منسوب تھا۔ مبارک وہ قوم جس کا یہ سپوت تھا اور مبارک وہ روحیں جو اس کی عظمت کو پانے کی کوشش کریں گی۔ مبارک وہ آہیں اور وہ آنسو کہ انتہائے صبر و رضا، تشکر و امتنان، محبت اور فطری غم سے جن کی ترکیب ہوئی۔

مبارک وہ سوگواران جو حسن صبر کی عظیم مثالیں قائم کر رہے ہیں اور کیا ہی وہ رزق ہو گا جو اس عظیم شہادت کے جاری فیض سے وہ پائیں گے۔

وہ خدا کا تھا، عشق اور مہر و وفا کا نشان، خدا کی اور اس کے دین کی پکار پر نثار۔ دشمن کی یلغار کے مقابل پر تنہا ایک کوہ گراں۔ سربلند اور سرخرو جاں نثاروں کے گروہ کا ایک سرخیل۔ جنت نشان۔ جنت مقام۔

اے غلام قادر تجھ پر سلام۔ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی تیری قربانی اور تیری خدمات کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ مورخ احمدیت کا قلم تیرے بیان پر ناز کرے گا۔

خدا تیرے چاہنے والوں کو اپنی کروڑوں رحمتوں اور برکتوں کی بارش سے نہال کر دے اور تیری نسل سے وہ گوہر تابدار پیدا ہو جو تیری وراثت کا حق ادا کرے اور خدا تعالیٰ احمدیت کو تیری صلب سے نعم البدل عطا فرمائے۔

بے لوث خادم

محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں مجوکہ فضل عمر ہسپتال ربوہ لکھتی ہیں۔

مرزا غلام قادر صاحب سے میرا تعلق تقریباً دو سال پرانا ہے۔ میرا رابطہ ان سے محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کی وساطت سے ہوا جس کے لئے میں ان کی شکرگزار ہوں۔ چونکہ اپنے شعبے کا کمپیوٹر کا کام میرے ذمہ تھا اس لئے مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں نے ان کے ساتھ بہت سا وقت گزارا اور ان سے بہت کچھ سیکھا۔ ہمارے شعبے میں جتنا بھی کام انہوں نے کیا وہ ایک صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ کمپیوٹر کے افتتاح سے لے کر اس کی پروگرامنگ، ٹیچنگ اور Running میں ہر لمحہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ رہے اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ انہوں نے انگلی پکڑ کر سب کچھ سکھایا۔ وہ جتنے مصروف آدمی تھے اس کا اندازہ تو آپ سب کو ہے اس کے باوجود انہوں نے ہمیں کہہ رکھا تھا کہ آپ کو کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے بتا دیا کریں اور اگر شام کو میری ضرورت پیش آئے تو میرے گھر پیغام بھیج دیا کریں۔ ہم نے انہیں اس قول پر ہمیشہ پورا اترتے دیکھا۔ کمپیوٹر سے لاعلمی کے باعث ہم چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں الجھ کر انہیں اکثر بلا لیتے اور وہ انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ اپنی بے پایاں مصروفیات میں سے ضرور ہمیں وقت دیتے۔ حتیٰ کہ رمضان کے مہینے میں بھی انہوں نے اس قول کو نبھایا اور اگر دن کو وقت نہ ملتا تو شام کو افطاری کے بعد تشریف لے آتے اور ہماری الجھنیں دور کرتے۔ بے انتہا مصروفیت کی وجہ سے ان کا ذہن اتنا Occupied ہوتا کہ اکثر جب تشریف لاتے تو کمپیوٹر آن کرتے ہی کہتے کہ فلاں چیز تو میں بھول آیا ہوں ابھی لے کر آتا ہوں یہ کہہ کر نہایت تیزی سے فوراً مطلوبہ ڈسک اپنے دفتر سے لے کر واپس آ جاتے۔ کبھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ نہیں کہا کہ آج بھول گیا ہوں کل لے آؤں گا یا پھر کبھی یہ کام کردوں گا وغیرہ وغیرہ۔

کمپیوٹر کی پروگرامنگ نہایت مشکل اور محنت طلب کام ہے اور کمپیوٹر پروفیشنلز بھاری رقوم کے عوض یہ کام سرانجام دیتے ہیں مگر یہ مرزا غلام قادر کی ہی شان ہے کہ انہوں نے نہایت مستعدی سے بہت تھوڑے وقت میں یہ کام محض للہ کیا۔

نہایت سنجیدہ، کم گو، شریف اور غض بصر سے کام لینے والے انسان تھے طبیعت میں بہت رکھ رکھاؤ بھی تھا۔ کمپیوٹر پروفیشنلز کے سالانہ کنونشن میں آنے کے لئے ضرور دعوت نامہ بھیجتے جس پر نہ جانے کا مجھے آج تک افسوس ہے۔ خلیفۂ وقت سے بے انتہا محبت کرتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ ہم نے ان کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا تو انہوں نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ حضور پسند نہیں فرماتے اس لئے میں بھی نہیں پیتا۔ اس کی جگہ چائے یا کوئی اور مشروب ہوتا تو کبھی انکار نہ کرتے مجھے دو تین دفعہ ان کے دفتر جانے کا بھی اتفاق ہوا نہایت سادہ ترتیب تھی صرف چند کرسیاں اور ایک بڑی سی میز تھی جو مختلف قسم کی فائلوں سے بھری رہتی تھی اور میاں صاحب بہت انہماک سے اپنے کام میں مصروف ہوتے۔ ان کی شخصیت میں سادگی بہت نمایاں تھی۔ معمولی کام بھی اپنے ہاتھ سے کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی احساس نہیں ہونے دیا کہ وہ اپنے اندر علم کا ایک سمندر چھپائے ہوئے ہیں۔ ہر شخص سے اس کی سطح پر آکر بات کرتے۔ آج ان کے نہ ہونے سے ایک ایسا خلا پیدا ہو چکا ہے جس کو شعبے کا ہر شخص محسوس کر رہا ہے کیونکہ ان کی خدمات اور مہربانیوں کا سلسلہ ہر جگہ پھیلا ہوا تھا۔ جو عظیم قربانی انہوں نے جماعت کے لئے دی شاید صرف وہی اس کی اہلیت رکھتے تھے۔ ان کی اس قربانی نے نہ صرف جماعت کو آنے والے فتنوں سے محفوظ رکھا بلکہ ان کو بھی ہمیشہ کے لئے زندۂ جاوید کر دیا۔ زندہ قومیں اپنے جانثاروں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں کیونکہ وہی ان کی زندگی کا باعث ہوتے ہیں جو اپنے لہو کی زکوٰۃ دے کر اپنی قوم کو بچاتے ہیں۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی روایات کو لے کر آگے بڑھیں اور اپنی عبادتوں میں ان کو اور ان کے اہل وعیال کو یاد رکھیں اور مرزا غلام قادر جیسے دل اور دماغ پیدا کریں جنہوں نے اپنی جان تو لٹا دی لیکن مینارہ عرش کو چھو لیا۔

اس کو کس روشنی میں دفنائیں
اس کو کس خوابؔ کا بدن ہم دیں
وہ جو خوشبو میں ڈھل گیا یارو
اس کو کس پھول کا کفن ہم دیں

ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو...... کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ۔

(کشتی نوح- روحانی خزائن جلد 19 ص 82)

حاصل مطالعہ

محمد سرور جامعی

افادات وملفوظات مولانا عبیداللہ سندھی

بین الملی مرکز

"ایک دن کا ذکر ہے کہ مولانا حسب معمول حرم میں اپنی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے مختلف ملکوں کے حاجیوں کی ٹولیاں خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھیں۔ ہر ٹولی کے آگے آگے معلم کا ایک آدمی تھا۔ بعض ٹولیوں کے آگے نوعمر لڑکے تک تھے یہ اونچی آواز سے عربی میں مسنونہ دعائیں پڑھتے اور اکثر حاجی بغیر سمجھے اور بعض دفعہ غلط سلط یہ دعائیں دوہراتے تھے مولانا نے یہ منظر دیکھا تو بڑے دکھ کے ساتھ فرمانے لگے اپنی زبان میں اپنے رب کو پکارنا انسان پر بڑا اثر کرتا ہے۔ یہ پکار انسان کے دل سے نکلتی ہے اور جسم اور روح کے اندر اس کی تاثیر سرایت کر جاتی ہے

ان عرب معلموں نے صرف عربی زبان میں دعاؤں پر زور دے کر حج اور اس کے مناسک کو بے روح بنا دیا ہے ان مطوفین۔ یعنی طواف کرنے والوں کو دیکھو کہ ان میں سے ایک ایک کے پیچھے بیس بیس، تیس تیس حاجی ہیں معلوم نہیں کہ مطوفین کیا الاپتے ہیں اور یہ بچارے حاجی ان کے الاپے ہوئے عربی جملوں کو بے سوچے سمجھے ادا کرتے ہیں نہ مطوف کے دل سے دعا نکلتی ہے اور نہ حاجی ان دعاؤں کو سمجھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی زبان میں پڑھے تو یہ مطوف انہیں غضب ناک نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں۔ اب ہو گا یہ کہ جیسے جیسے ترک اور ایرانی وطنیت میں آگے بڑھیں گے ان میں سے حج کرنے والوں کی تعداد کم ہوتی جائے گی۔ میری قوم کو اس پر مجبور کرنا کہ وہ یہاں اپنے رب کو اپنی مادری زبان میں نہ پکارے۔ یہ میری قوم کی تذلیل ہے۔ میں کبھی اس تذلیل کو برداشت نہیں کروں گا۔ یہ مقدس گھر سب مسلمانوں کا "بین الملی" مرکز ہے اس میں ترک کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا ایک عرب کا۔ ایک ایرانی یہاں طواف کرنے کا اتنا ہی حقدار ہے۔ جتنا کہ ایک ہندوستانی۔ یہ عربوں کی جاگیر نہیں ہے۔ (ص 31)

پروفیسر محمد سرور صاحب کا ذاتی نوٹ۔
1930 میں مصر جاتے ہوئے جدہ تک میں بعض مطوفین کا ہمسفر رہا۔ اس زمانے میں اس سفر میں بہت دن لگتے تھے۔ یہ لوگ بڑے مہمان نواز اور فیاض تھے گو ان میں سے اکثر نماز کے زیادہ پابند نہیں تھے لیکن میں جب ان سے کہتا کہ اپنی مادری زبان میں دعائیں ہونی چاہئیں تو وہ بھڑک اٹھتے اور اسے زندقہ، الحاد اور کفر قرار دیتے۔ بعض ان میں سے مذاق میں یہ بھی کہہ دیتے کہ اگر تم نے مکہ میں جا کر ایسی باتیں کیں تو "نحن نذبحک" (ہم تمہیں ذبح کر دیں گے)

بہت بڑے عالم قرآن

بعض دفعہ لوگ مولانا سے جب وہ حرم میں بیٹھے ہوتے تو کچھ بے ڈھب سے سوال بھی کر بیٹھتے۔ باتوں باتوں میں ایک دفعہ مولانا نے فرمایا کہ۔ "حکیم نورالدین" بہت بڑے عالم قرآن تھے حاضرین میں سے ایک صاحب غصے میں آگئے اور بڑے ناراض ہو کر کہنے لگے "مولانا وہ تو قادیانی تھے" مولانا مسکرائے اور بڑے تحمل سے کہا۔ "میں نے کب کہا ہے کہ حکیم نورالدین قادیانی نہیں تھے میں نے جو بات کہی وہ صرف اتنی ہے کہ وہ بہت بڑے عالم قرآن تھے" (ص 33)

اتنا بڑا عالم نہیں دیکھا

"دوسرے دن میں نے مولانا کے مکان پر ان سے حکیم نورالدین کے بارے میں مزید تفصیل چاہی۔ فرمانے لگے کہ میں حکیم صاحب کو قادیان میں متعدد بار ملا۔ جو واقعی بہت بڑے عالم قرآن تھے۔ میں تم سے کہوں کہ ہندوستان سے باہر میں کئی مسلمان ملکوں میں رہ چکا ہوں اور یہاں مکہ معظمہ میں بڑے بڑے مسلمان علماء آتے رہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ میں نے آج تک علوم قرآن کا اتنا بڑا عالم نہیں دیکھا جتنا حکیم نورالدین تھے اور میں صاحب "حجتہ البالغۃ" اور ازالۃ الخلفاء" (شاہ ولی اللہ) کو میں ممتاز انسان اور صافی الذہن جانتا ہوں۔ میں حضرت مسیحؑ کی وفات کا قائل ہوں "حیات نورالدین" میں ایک جگہ لکھا ہے کہ مجھ کو (حکیم نورالدین) کو شاہ ولی اللہ کا فارسی ترجمہ تمام ترجموں سے پسند ہے اور انہوں نے یہ ترجمہ اپنی لڑکی کو پڑھایا بھی۔ وہ شاہ صاحب کی نادر کتابوں کی تلاش میں رہتے تھے" (ص 34)

نہ "ہنبھی" نہ "ساپھی"

"...... 1857ء سے کچھ پہلے ہی اس تقلید، عدم تقلید، کی کشاکش نے کیا افسوسناک صورت اختیار کی اس کی ایک مثال یہاں دی جاتی ہے۔ "حیات نورالدین" میں کلیم صاحب کی زبانی یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ تقلید و عدم تقلید کے مسئلہ پر حکیم صاحب کا (جو خود غیر مقلد تھے) مشہور عالم اور مناظر مولانا رحمت اللہ کیرانوی سے مکہ معظمہ میں تبادلہ خیالات ہوا۔ حکیم صاحب کہتے ہیں "میں نے عرض کیا کہ حضور کے فرمانے سے تقلید شخصی کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔ فرمایا تقلید کا مسئلہ بہت سہل ہے اور بہت ہی مشکل بھی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کلام کو سمجھا نہیں فرمایا۔ "ہر ضروری مسئلہ میں ایک ہی شخص کی تقلید نہ کسی نے کی نہ کوئی کر سکتا ہے۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ تقلید شخصی کوئی بڑی بات نہیں اور مسئلہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہم غدر میں ہندوستان سے بھاگے تھے تو پونا کے قریب ایک گاؤں میں ٹھہرے۔ وہاں جمعہ کے دن ایک شخص وعظ کے لئے کھڑا ہوا۔ اور اس نے اس طرح شروع کیا۔ "نہ میں ہنبھی" (حنفی) کی مانوں نہ "ساپھی" (شافعی) کی میں وہ کہوں جو نبی کریمؐ نے فرمایا ہے یہ کہہ کر اس نے مولوی خرم علی صاحب کی کتاب "نصحیتہ المسلمین" شروع کر دی۔ بیچ میں یہ بھی کہا کہ یہ بات "مشکوت" میں لکھی ہے۔ جب وہ وعظ سے فارغ ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ "مشکوٰۃ" کو "مشکوت" کہتے تھے۔ (ص 315)

میر محمد اسحاق

مولانا سندھی لاہور میں تھے۔ میں نے ان سے خلیفہ قادیان (میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب) کے ماموں میر محمد اسحاق صاحب کی وفات کا ذکر کیا۔ اس سے ایک دن پہلے میرے احمدی دوست نے اس کے بارے میں بتایا۔ وہ میں نے مولانا سے عرض کیا دوست موصوف کے الفاظ یہ تھے۔ "میر محمد اسحاق صاحب کے ہاتھوں میں لاکھوں روپے کا حساب رہتا تھا لیکن اس کے باوجود بڑے استغناء سے اپنی فاقہ مستی میں مطمئن تھے۔ مرحوم "یتیم خانے" کے مہتمم تھے۔ وہ یتیموں کو اپنے بچوں کی طرح عزیز جانتے اور کبھی نہ گوارا کرتے کہ کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا ہو ان کے ساتھ بدسلوکی کرے مولانا سندھی یہ سن کر فرمانے لگے۔ آخر دہلی کا تھانہ اور اچھے خاندان کی اعلیٰ روایات کا وارث (ص 414)

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور 15- مئی 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دین حق کی خوبیاں اور کمالات پھیلاؤ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت (دین حق- ناقل) کی حفاظت کرو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے اور وہ درخت (دین حق) کا شجر ہے یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے۔

(دین حق) کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے (فرمانبرداروں) کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 615)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

پاکستان کے خوبصورت شمالی علاقے

محمود مجیب اصغر صاحب

پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک غیر معمولی عطا ہے جو چار صوبوں اور ایک وفاقی دارالحکومت شمالی علاقوں اور وفاقی انتظامیہ کے تحت افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ قبائلی علاقوں پر مشتمل ہے۔

پاکستان کے شمالی علاقے اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے نہایت قابل دید ہیں اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز بنے رہتے ہیں گرمیوں میں بالخصوص پاکستان کے مختلف علاقوں سے طلباء اور دوسرے لوگ سیروسیاحت کے لئے ان صحت افزاء مقامات پر آتے رہتے ہیں۔

جب ہم اصطلاحاً شمالی علاقوں کی بات کرتے ہیں تو اس سے مراد پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع علاقے مراد ہوتے ہیں جو صوبہ سرحد سے متعلق نہیں ہیں اور براہ راست مرکزی حکومت کے ماتحت ہیں۔ پاکستان کے کل رقبے 803943 مربع کلومیٹر کے مقابلے میں شمالی علاقے 72496 مربع کلومیٹر پر پھیلے ہوئے ہیں (ضمناً صوبہ سرحد کا رقبہ بھی تقریباً اتنا ہی ہے یعنی 74521 مربع کلومیٹر) شمالی علاقوں (Northern Areas) کے مشرق میں مقبوضہ کشمیر، مغرب میں صوبہ سرحد کا ضلع چترال، شمال میں چین (تھوڑا آگے تاجکستان) جنوب میں صوبہ سرحد کے اضلاع کوہستان اور وادی کاغان واقع ہیں۔

پاکستان کے اس شمالی علاقے کو پانچ اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے (1) گلگت (2) سکردو (3) دیامیر (4) گھیزر (Ghizer) اور گھنچے (Ghanche) شمالی علاقے کی آبادی 8 لاکھ کے لگ بھگ ہے اور تقریباً 600 بکھرے ہوئے دیہاتوں پر یہ خوبصورت علاقہ مشتمل ہے۔

شمالی علاقے سطح سمندر سے 1000 تا 8000 میٹر بلندی پر پھیلے ہوئے ہیں جہاں گلیشیئرز کے علاقے میں درجہ حرارت منفی 50 ڈگری سنٹی گریڈ تک جاتا ہے۔ شمالی علاقوں میں قابل ذکر مقامات درج ذیل ہیں۔

شاہراہ قراقرم یا شاہراہ ریشم

یہ شاہراہ اسلام آباد سے تقریباً 100 کلومیٹر دور ایبٹ آباد سے گزرتی ہے اور ایبٹ آباد، مانسہرہ، تھاکوٹ، بشام قلعہ، پتن، داسو، ساذن، چیلاس، گلگت، ہنزہ سے ہوتی ہوئی چین کی سرحد سے جاملتی ہے ہزارہ کا علاقہ ضلع کوہستان تک شمار ہوتا ہے اور یہاں تک یہ سڑک صوبہ سرحد میں واقع ہے آگے چین کی حد یعنی خنجراب کے درہ تک یہ سڑک شمالی علاقے سے گزرتی ہے۔ شاہراہ کا ایک حصہ گلیشیئر کے علاقے سے گزرتا ہے یہ گلیشیئر بتورہ کے نام سے مشہور ہے اور دنیا کا ساتواں بڑا گلیشیئر ہے۔ اسلام آباد سے چین کی حد تک شاہراہ ریشم تقریباً 800 کلومیٹر لمبائی پر مشتمل ہے۔ اس کے نام قراقرم کی وجہ تسمیہ تو قراقرم پہاڑوں کا سلسلہ ہے جن میں سے یہ گزرتی ہے اور چین چونکہ ریشم کا کاروبار کرتا تھا اور یہی راستہ زمانہ قدیم میں استعمال ہوتا تھا اس لحاظ سے اس کا نام شاہراہ ریشم بھی ہے۔ جس مقام (خنجراب) پر یہ سڑک چین سے ملتی ہے وہاں پر سطح سمندر سے بلندی 4600 میٹر سے کچھ زائد ہے جو 16100 فٹ بنتا ہے۔

سلسلہ کوہ قراقرم پر گلیشیئرز

شمالی علاقے میں دنیا کے عظیم گلیشیئرز پائے جاتے ہیں سیاچین گلیشیئر 75 کلومیٹر لمبا ہے بتورہ (Batura) 58 کلومیٹر ہے بالتورو (Baltoro) کی لمبائی 62 کلومیٹر بیان کی جاتی ہے۔ گلیشیئرز کا یہ سلسلہ دس ہزار مربع میل میں پھیلا ہوا ہے۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی چھوڑ کر دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جو اس سے زیادہ رقبے پر پھیلے ہوئے گلیشیئرز کی شکل میں ہو۔ گویا جمے ہوئے دریاؤں کی یہ ایک انوکھی دنیا ہے۔ جو پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع ہے سیاچین گلیشیئر پر ہی پاکستان اور ہندوستان کی حدود کے تعین کے لئے دونوں ملکوں کی فوجیں برسرپیکار ہیں۔

قراقرم کی بلند چوٹیاں

دنیا میں کل 14 پہاڑی چوٹیاں ہیں جو 8000 میٹر (یعنی 26246 فٹ) کے قریب بلندی پر واقع ہیں چودہ میں سے چار چوٹیاں سلسلہ ہائے قراقرم میں پائی جاتی ہیں ان کے نام یہ ہیں (1) کے ٹو (K-2) یہ چوٹی دنیا میں دوسری بلند ترین چوٹی ہے (اول نمبر پر ایورسٹ کی چوٹی ہے جو نیپال میں واقع ہے) اس کا نام K قراقرم سے اور 2 دوسرے نمبر پر ہونے سے اخذ کیا گیا ہے K-2 کی بلندی آٹھ ہزار چھ سو ساڑھے گیارہ میٹر (یعنی 28'253 فٹ) ہے۔

(2) Broad Peak یہ چوٹی سطح سمندر سے آٹھ ہزار پونے سنتالیس میٹر (یعنی 26'400 فٹ) کی بلندی پر واقع ہے۔

(3) Gasherbtum-I یہ سطح سمندر سے 8068 میٹر (یعنی 26470 فٹ) بلند ہے۔

(4) Gasherbtum-II یہ چوٹی آٹھ ہزار ساڑھے چونتیس میٹر (یعنی 26'360 فٹ) ہے سلسلہ کوہ قراقرم میں ان چار بلند چوٹیوں کے علاوہ کچھ اور مشہور چوٹیاں بھی ہیں راکاپوشی یہ ہنزہ کی وادی میں واقع ہے اور 7788 میٹر (یعنی 25'552 فٹ) بلند ہے اس چوٹی کا شمالی کنارہ 5791 میٹر (یعنی 19000 فٹ) بلند ہے قراقرم میں کئی چوٹیاں 7000 میٹر (یعنی 22966 فٹ) تک بلند ہیں اور سینکڑوں چوٹیاں 6096 میٹر (20'000 فٹ) سے کم بلندی پر واقع ہیں جن کا کوئی نام نہیں رکھا گیا۔ ان کی مختلف اشکال ہیئت جسامت، رنگت عجیب نظارے پیش کرتی ہیں۔

K-2 تو دنیا کی دوسرے نمبر پر ایسی چوٹی ہے جس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

Chogolisa (دلہن چوٹی) اس کے دامن میں ہرمن بوہل (Hermann Buhl) نامی شخص کی یادگار ہے جو سب سے پہلے نانگاپربت پر چڑھا تھا۔ بالتورو بہت خوبصورت، Paiyu 6600 میٹر یعنی 21654 فٹ بلند چوٹی ہے جس کو ایک پاکستانی نے 1977ء میں سر کیا تھا۔

سلسلہ کوہ ہندوکش جس کی سینکڑوں چوٹیاں ہیں اکثر 7000 میٹر (یعنی 22'966 فٹ) کی بلندی تک ابھرتی ہیں جن میں سے ایک مشہور ٹرچمیر Trichmir ہے یہ چوٹی 7787 میٹر (یعنی 25550 فٹ) بلند ہے یہ اس سلسلہ کی بلند ترین چوٹی ہے۔ سلسلہ کوہ ہمالیہ کا مغربی پھیلا ہوا بازو نانگا پربت تک پہنچتا ہے جو کبھی Killer Mountain کہلاتا تھا بھی یہاں واقع ہے جس پر کئی کوہ پیما اب تک چڑھ چکے ہیں۔

بلتستان وادی سکردو

سکردو جو کہ بلتستان کا صدر مقام ہے 2438 میٹر (یعنی 7500 فٹ) کی بلندی پر دریائے سندھ کے کنارے سلسلہ کوہ قراقرم میں واقع ہے۔ بلتستان کا یہ علاقہ "چھوٹا تبت" بھی کہلاتا ہے اس کی حدود چین کے صوبہ Xinjiang تک اور مقبوضہ کشمیر تک پھیلی ہوئی ہیں۔ بلتستان کی پانچ وادیاں بہت مشہور ہیں۔ (1) شگار (2) سکردو (3) کھپلو (Khaplu) (4) رونڈو (Rondu) اور (5) کھرمنگ (Kharmang) یہ وادیاں عمدہ پھلوں کی وجہ سے بھی بہت مشہور ہیں۔ سکردو سے 32 کلومیٹر (20 میل) وادی شگار ہے جو قراقرم کی بلند چوٹیوں کی دہلیز شمار ہوتی ہے۔ سکردو میں ایک تاریخی قلعہ مندوق Mindoq نامی (یعنی ملکہ مندوق کا قلعہ) بہت مشہور ہے سکردو میں دو خوبصورت جھیلیں ہیں (1) کچورہ جھیل (Kachura) یہ سکردو سے 28 کلومیٹر (18 میل) کے فاصلے پر ہے اور (2) ست پارہ جھیل (Satpara) یہ جھیل سکردو سے 8 کلومیٹر (پانچ میل) کے فاصلے پر ہے۔ دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی کے ٹو (K-2) کو سر کرنے کی مہم کا آغاز سکردو سے ہی ہوتا ہے۔ سلسلہ کوہ قراقرم کی دوسری چوٹیوں پر کوہ پیمائی کی مہمات کا آغاز بھی سکردو سے ہی ہوتا ہے۔

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی پروازیں اسلام آباد سے سکردو تک روزانہ جاتی ہیں اس پرواز پر ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ علاوہ ازیں 150 میل شنگل روڈ (Shingle Road) بھی گلگت اور سکردو کے درمیان واقع ہے جہاں پر جیپ کے ذریعے سفر کیا جاسکتا ہے۔

سکردو ست پارہ جھیل، شگار کی وادی اور کھپلو اور کچورہ جھیل کے قریب ہوٹل، موٹل اور ٹورسٹ رہائش کا انتظام بھی ہے۔

وادی گلگت

سطح سمندر سے 1454 میٹر (یعنی 4770 فٹ) بلند وادی گلگت بھی پاکستان کے شمالی علاقے میں واقع ہے۔ شاہراہ ریشم بھی گلگت سے گزرتی ہے اور بشام قلعہ سے 360 کلومیٹر کے فاصلے پر یعنی اسلام آباد سے 620 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اسلام آباد سے ہوائی جہاز بھی گلگت کے لئے باقاعدہ پرواز کرتے ہیں۔ وادی گلگت پھلوں کے باغات کے لئے بھی مشہور ہے۔ ٹراؤٹ مچھلی کا شکار بھی گلگت میں کیا جاتا ہے گلگت کی مشہور کھیل Polo ہے۔ وہاں کے لوگوں کا یہ دعویٰ ہے کہ پولو کا آغاز گلگت سے ہوا تھا۔ یکم سے 7 نومبر تک پولو کے سلسلہ میں لوگوں کی وہاں آمدورفت معمول سے زیادہ رہتی ہے۔

کوہ پیمائی کا آغاز گلگت سے بھی کیا جاتا ہے کشمیر کی سرحد Cease Fire Line سے دس میل ادھر تک اور افغانستان کی سرحد سے 30 میل پہلے تک کوہ پیمائی کی اجازت مل جاتی ہے۔ گلگت میں رہائش آسانی سے مل جاتی ہے۔

وادی ہنزہ

وادی ہنزہ ایک بہت خوبصورت وادی ہے جو گلگت کے شمال میں واقع ہے یہ وادی چین سے ملی ہوئی ہے۔ یہ وادی رسیلے پھلوں اور سرسبز چوٹیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں کے بلند و بالا پہاڑوں میں راکاپوشی کی مشہور چوٹی بھی ہے جو 7788 میٹر (25'551 فٹ) بلند ہے راکاپوشی پر جمی ہوئی برف چاند کی روشنی میں خوب چمکتی ہے کوہ نوردی اور کوہ پیمائی کے لئے ہنزہ بہت موزوں جگہ ہے۔ ہنزہ کا صدر مقام کریم آباد ہے، شاہراہ قراقرم پر علی آباد اسلام آباد سے 718 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

وادی ہنزہ سطح سمندر سے 2438 میٹر (یعنی 8000 فٹ) پر واقع ہے یہاں کے باشندے زیادہ تر پرنس آغا خان کے پیروکار ہیں اور اسماعیلی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

دریائے ہنزہ جو گلیشیئرز کے پگھلے ہوئے پانی اور پہاڑوں سے جاری چشموں سے معرض وجود میں آتا ہے پھلدار درختوں کی آبپاشی کا باعث بنتا ہے۔ کریم آباد سے بھی راکاپوشی چوٹی کا نظارہ کیا جاسکتا ہے گلگت اور کریم آباد کے درمیان جیپیں چلتی ہیں۔ رہائش کا بھی عمدہ انتظام ہے۔

شمالی علاقوں کے جنگلات اور وائلڈ لائف

شمالی علاقوں کے جنگلات اور وائلڈ لائف ایک نہایت وسیع مضمون ہے اس کی اہمیت واضح ہے۔ جنگلات ہر ملک کا بہترین سرمایہ ہوتے ہیں۔ جنگلات کا 4 فیصد حصہ ان شمالی علاقوں میں پایا جاتا ہے جس کا آگے 80 فیصد حصہ دیامر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماخوذ

جیب تراش کونسلر

پچھلے دنوں اخبارات میں یہ عجیب خبر پڑھنے کو ملی کہ گوجرانوالہ کے ایک کونسلر کا پیشہ جیب تراشی ہے اور وہ اپنے اس مکروہ پیشے سے تعلق ہونے کے باوجود لوکل انتخابات میں اپنے حریفوں کو شکست دے کر کونسلر کا انتخاب جیت گئے اور اس طرح گوجرانوالہ کی سوسائٹی کے ایک معزز رکن بن گئے اخبارات کے مطابق یہ محترم گوجرانوالہ کے بین الصوبائی گروہ کی سرپرستی کرتے ہیں اور ان کے زیر سایہ یہ کام کرنے والے لوگ کمال ایمانداری سے ان کو گھر بیٹھے ان کا حصہ پہنچاتے رہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے پولیس اور انتظامیہ کے ساتھ تعلقات کے ذریعے اپنے ایسے تمام کارکنوں کو ہر قسم کی حفاظت اور سرپرستی مہیا کرتے ہیں اور برے وقت میں ان کے کام آتے ہیں۔ یہ کونسلر صاحب اپنے گروہ کو جدید لائنوں پر چلاتے ہیں۔ اور جو بھی حکومت وقت ہو اس کے اعلیٰ لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخبارات میں بتایا گیا ہے کہ اس وقت بھی ان کونسلر صاحب کے تعلقات بڑے بڑے لوگوں سے ہیں۔ جن کا وہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے کارندوں کو پولیس سے چھڑانے کے لئے ہر وقت ان تعلقات کو کمال خوبی اور مہارت سے استعمال کرتے ہیں۔

عام طور پر جیب تراشوں کو گھٹیا قسم کے لوگ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ان کا گروہ ایسا نہیں ہے وہ اپنی وارداتیں بڑی بڑی شادیوں اور اعلیٰ سوسائٹی کے لوگوں کے ہر قسم کے اجتماعات میں کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ بہترین لباس زیب تن کئے رکھتے ہیں اور کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کر سکتا کہ یہ شخص بھی جیب تراش ہو سکتا ہے۔

لیکن بدقسمتی کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔ ہوا یہ کہ ایک ایسی ہی شادی میں یہ گروہ اپنی کارروائی ڈال رہا تھا کہ اس شادی میں بننے والی وڈیو فلم نے ان کا بھانڈا پھوڑ دیا اور بعد میں اس ذریعہ سے ان کی شناخت ہو گئی اگر اس ذریعہ سے ان کی شناخت نہ ہوتی تو وہ کبھی بھی پکڑے نہ جاتے کیونکہ انہوں نے دلہن کے سونے کے زیورات اور نقدی وغیرہ اڑانے کی واردات بڑی مہارت سے کی تھی اور اپنا کام کرنے کے بعد بحفاظت واپس بھی چلے گئے تھے۔ لیکن ان کے گروہ کے کچھ افراد کو لاہور کے ڈیفنس کے علاقے کی پولیس نے پکڑ لیا۔ اور انہوں نے تمام کی گئی وارداتوں کا اقرار کر لیا۔ حیران کن بات یہ ہوئی کہ اس گروہ کو چھڑوانے کی کوشش میں بعض سیاسی شخصیات کے علاوہ محکمہ پولیس کے افسران بھی ملوث تھے۔ لیکن وہ جو کہا جاتا ہے کہ بلی کے جب پاؤں جلنے لگتے ہیں تو وہ اپنے بچوں کو ہی اس کے لئے ڈھال بنا لیتی ہے۔ اس کونسلر نے بھی سینکڑوں وارداتوں کے علاوہ ان کی سرپرستی کرنے والے بااثر لوگوں اور پولیس افسران کے نام بھی اگل دیئے۔

ملزمان نے بتایا کہ سی۔ آئی۔ اے اور دیگر تھانوں میں تعینات تھانے داروں نے لاہور میں اپنے اپنے گروہ بنا رکھے ہیں۔ جن کی وہ سرپرستی کرتے ہیں۔ اور ان جیب تراشوں سے وارداتوں میں حاصل کی جانے والی کمائی کا بیشتر وصول کرتے ہیں۔

یہ کونسلر پرانا وارداتیا ہے اس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ اسی کام میں گزارا ہے اگرچہ وہ کہتا ہے کہ اب اس نے یہ دھندا چھوڑ دیا ہے لیکن اس کے خلاف کئی شہروں میں ایف۔ آئی۔ آر درج ہیں جن میں جیب تراشی سرفہرست ہے جبکہ اس کے علاوہ ناجائز اسلحہ رکھنا بلکہ ایک مقدمہ قتل کی ایف۔ آئی۔ آر بھی درج ہے۔

ملزم نے بلدیاتی الیکشن 1998ء میں الیکشن اتھارٹی کو اپنے متعلق غلط کوائف مہیا کئے پھر بھی بلدیہ گوجرانوالہ کے ایک حلقہ کا کونسلر کا الیکشن جیتنے میں کامیاب ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مدمقابل انتخاب لڑنے والوں نے الیکشن اتھارٹی کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرائی لیکن اس کے مسلم لیگی سرپرستوں کی کوششوں سے وہ یہ الیکشن جیتنے میں کامیاب ہو گیا۔

اس واضح مثال سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ہمارے ملک میں الیکشن سسٹم کتنی غلط لائنوں پر چل رہا ہے اور برسراقتدار پارٹی اس سسٹم کو اپنے فائدہ کے لئے کس طرح استعمال کرتی ہے۔ اور اس میں کسی امیدوار کی ذاتی صلاحیت' ایمانداری اور خدمت خلق کے جذبے کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ کامیابی صرف اسی کے حصہ میں آتی ہے جس کے پاس اس دھندے کو مزید بڑھانے کے لئے وافر روپیہ پیسہ ہو جو وہ اس سلسلے میں کھلے دل سے خرچ کرنے کے لئے تیار ہو اور اسی روپیہ پیسہ کی بدولت ہر قسم کے لوگوں سے تعلقات ہوں۔ حتیٰ کہ ووٹروں کو بھی اکثر اسی پیمانے سے ناپا جاتا ہے اور زیر کیا جاتا ہے۔

اس کام کے کرنے والوں کا بھی ایک اپنا کیس ہے جو کہ ہمیں بہرحال سننا چاہئے اور اس پر غور کر کے اس مکروہ پیشے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اس سے باہر نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے آیئے آپ کو ایک ماہر جیب تراش نوعمر لڑکے سے ملواتے ہیں جو کہ مذکورہ وڈیو کے ذریعے پہچانا گیا اور پکڑا گیا۔ وہ کسی غربت کے مارے ہوئے خاندان کا فرد نہیں ہے بلکہ ایک کھاتے پیتے وکیل کا فرزند ہے۔ ماں باپ کی غلط محبت اور اس کی تعلیم و تربیت کی طرف بے توجہی نے اس کو آوارگی کی لت ڈال دی اور اس نے اپنی تعلیم کا سلسلہ چھوڑ دیا۔ اور بری سوسائٹی کے لڑکوں اور ماہر جیب تراشوں کے گروہ میں اٹھنے بیٹھنے لگا اور جلد ہی وہ بڑے جیب تراش کے ہتھے چڑھ گیا۔ لڑکا ذہین اور چست و چالاک تھا۔ جس سے اس کا باس بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اپنی مہارت اور چالاکی کی وجہ سے وہ مشین کہلانے لگا۔ کاش اس کی ذہانت اور مہارت اس کی تعلیم حاصل کرنے میں کام آ سکتی لیکن افسوس ماں باپ کی لاپرواہی سے قوم کا ایک ہونہار نوجوان ضائع ہو گیا اور ایسے غلیظ کام میں پڑ کر معاشرے کے لئے بھی ایک مصیبت کا باعث بن گیا۔

یہ کہانی صرف عادل کی نہیں ہے بلکہ ہمارے ملک کے ہزاروں نوجوانوں کی ہے جو بری سوسائٹی کی نذر ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ان کی طرف شروع سے ہی توجہ دی جائے تو وہ اپنی زندگی بہتر طور پر گزار سکتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ عمر بھر اس پیشہ کو جاری رکھتے ہیں کیونکہ نہ وہ شادی کر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی گھر بار بنا سکتے ہیں کیونکہ ایسے لڑکوں کو کون اپنی بیٹی دے گا۔ اس گروہ کے سرغنہ کا بھی یہی حال ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کا والد فوت ہو چکا ہے اور اس نے ابھی تک شادی نہیں کی اس نے بڑی حسرت سے بتایا کہ اس نے اس دھندے میں بے شمار پیسہ کمایا لیکن سب عیش و عشرت میں اڑا دیا۔ اور ابھی تک کرائے کے مکان میں رہتا ہے اور اس کا کوئی مستقبل نہیں ہے کیونکہ یہ کلنک کا ٹیکہ ہمیشہ اس کے ماتھے پر لگا رہے گا جو اس کی ہر اچھی کوشش اور نیکی کو بھی ڈھانپتا رہے گا۔

ہمارے معاشرے میں ملک میں واقع بے شمار جیل بھی ایسے لڑکوں اور لوگوں کے لئے یونیورسٹی کا درجہ رکھتے ہیں جہاں پہلے سے موجود سزا یافتہ یا زیر مقدمہ ملزم ایسے لڑکوں کو جو جیل میں کسی وجہ سے پہنچ جاتے ہیں جرائم کے ایسے شعبوں میں ٹریننگ دیتے رہتے ہیں اور رہائی کے بعد پھر یہ لوگ مل کر گروہ یا گینگ بنا لیتے ہیں اور معاشرہ کے لئے باعث مصیبت بنتے ہیں۔ چاہئے یہ کہ ایسے نا آموز مجرموں کو ایسے پرانے گھاگوں سے الگ رکھا جائے اور ان کی بہتر تعلیم و تربیت کے لئے کوشش کی جائے۔ ان کو جلد از جلد ایسی جیلوں سے فارغ کر دیا جائے تاکہ وہ ایسے لوگوں کی صحبت سے بچے رہیں اور واپس آ کر معاشرے کے لئے باعث مصیبت نہ بنیں۔

(ماخوذ از روزنامہ خبریں لاہور 20- اپریل 99ء)

طیب ہراول دین

وہ سائنسدان جن کے نام اکائیاں بن گئے

1- ایمپیئر Ampere فرانسیسی سائنسدان آندرے ایمپیئر (1775ء تا 1836ء) کے نام پر "ایمپیئر" برقی رو یا بجلی کے بہاؤ کی اکائی ہے۔

2- کولم Coulomb فرانسیسی سائنسدان چارلس آگسٹائن کولم (1736ء تا 1806ء) کے نام پر "کولم" برقی چارج کی اکائی ہے۔

3- فیراڈ Farad انگریز سائنسدان مائیکل فیرائڈے (1791ء تا 1867ء) کے نام پر "فیراڈ" بجلی کی موثر گنجائش کی اکائی ہے۔

4- ہنری Henry امریکی سائنسدان جوزف ہنری (1797ء تا 1878ء) کے نام پر۔ "ہنری" برقی امالیت کی اکائی ہے۔

5- ہرٹز Hertz جرمنی کے سائنسدان ہنرک روڈلف ہرٹز (1857ء تا 1894ء) کے نام پر "ہرٹز" فریکوئنسی کی اکائی ہے۔

6- جول Joule انگریز سائنسدان جیمز پریسکوٹ جول (1818ء تا 1889ء) کے نام پر۔ "جول" توانائی کی اکائی ہے۔

7- کیلون Kelvin انگریز سائنسدان ولیم تھامسن لارڈ کیلون (1824ء تا 1907ء) کے نام پر۔ "کیلون" مطلق تپش کی اکائی ہے۔

8- نیوٹن Newton انگریز سائنسدان سر آئزک نیوٹن (1642ء تا 1727ء) کے نام پر "نیوٹن" قوت کی اکائی ہے۔

ایک نیوٹن سے مراد وہ قوت' جس سے 101.97 گرام کی کمیت عام زمینی تجاذبی حالات میں نیچے کی طرف دباؤ ڈالتی ہے۔ اس حساب سے ایک کیلوگرام کی کمیت 9.80665 نیوٹن قوت سے دباؤ ڈالتی ہے۔

9- اوہم Ohm جرمن سائنسدان جارج سائمن اوہم (1787ء تا 1854ء) کے نام پر۔ "اوہم" برقی مزاحمت کی اکائی ہے۔

10- پاسکل Pascal فرانسیسی سائنسدان بلیز پاسکل (1623ء تا 1662ء) کے نام پر "پاسکل" دباؤ کی اکائی ہے۔

11- ٹسلا Tesla کروشیائی نژاد امریکی سائنسدان نکولا ٹسلا (1856ء تا 1943ء) کے نام پر "ٹسلا" مقناطیسی امالہ کی اکائی ہے۔

12- وولٹ Volt اٹلی کے سائنسدان الزنڈرو وولٹا (1745ء تا 1827ء) کے نام پر "وولٹ" برق حرکی قوت کی اکائی ہے۔

13- واٹ Watt سکاٹ لینڈ کے سائنسدان جیمز واٹ (1736ء تا 1819ء) کے نام پر "واٹ" طاقت کی اکائی ہے۔

14- ویبر Weber جرمنی کے سائنسدان ولیم ایڈورڈ ویبر (1804ء تا 1891ء) کے نام پر۔ "ویبر" مقناطیسی بہاؤ کی اکائی ہے۔

(ماخوذ از سائنس میگزین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم حمید احمد سیٹھی گوٹھ عزیز احمد۔ نو کوٹ سندھ کی اہلیہ نسیم بیگم صاحبہ اس وقت سر آغا خاں ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

○ عزیزہ بشریٰ بنت خاں عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔ عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت کمپیوٹر کمپوزر

○ دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن کو اردو' عربی اور انگریزی کمپیوٹر کمپوزر کی ضرورت ہے۔ جو کسی حد تک کمپیوٹر پروگرامنگ سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔ کمپوزنگ کی رفتار کم از کم 60/50 الفاظ فی منٹ ہو۔ تنخواہ اور دیگر مراعات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد اور دیگر مراعات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق دی جائیں گی۔

امیر صاحب / صدر صاحب محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں 15- جولائی 1999ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیلامی سامان

○ دفتر نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان بذریعہ نیلامی مورخہ 99-7-11 صبح ساڑھے آٹھ بجے فروخت کیا جائے گا۔ ضرورت مند احباب استفادہ فرماویں۔

سائیکل۔ جستی پیٹی۔ ٹب۔ موٹر پمپ۔ پیڈسٹل فین۔ ایگزاسٹ فین گھاس کاٹنے والی مشین۔ کرسیاں۔ روم کولر۔ الماری سٹیل۔ ایر کنڈیشنر۔ قناتیں۔ شامیانے۔ سوئچ گیزر۔ ای سی جی مشین ٹیلیفون سیٹ وغیرہ۔

(ناظم جائیداد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی

○ عزیزہ فوزیہ نعیم بنت مکرم نعیم اللہ صاحب ٹاؤن شپ لاہور نے امسال چوہدری رحمت علی ہائی سکول سے نہم کلاس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو اللہ تعالیٰ مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم محمد افضل سلیم صاحب مہتمم مال جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-6-23 کو بچی سے نوازا ہے۔ جس کا نام "صفورہ" تجویز ہوا ہے بچی صوبیدار مکرم ملک محمد اشرف خان صاحب دارالبرکات ربوہ کی پوتی ہے اور مکرم نعیم احمد شاہ صاحب شاہ میڈیکو۔ حال گلاسکو کی نواسی ہے۔ بچی اور زچہ دونوں کی صحت و سلامتی درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد منور خان صاحب آف لاہور اور ڈاکٹر عائشہ منور خان صاحب لاہور کو چھ مارچ 1999ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام محمد سلمان خان عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے اور مکرم محمد ابراہیم خان صاحب (ملٹی کلر پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور کا پوتا اور مکرم خاں بہادر غلام محمد خان صاحب گلگتی رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑپوتا اور پروفیسر ناصر احمد پشاور حال ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 6

(Diamer) ضلع میں پایا جاتا ہے۔ جنگلی جانور اور برفانی مخلوق بھی اس علاقے میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔

چھوٹے بجلی گھر

شمالی علاقوں میں بجلی پیدا کرنے کے لئے 70 چھوٹے پن بجلی گھر (Hydel Power Stations) اور 11 تھرمل پاور سٹیشن لگائے گئے ہیں شمالی علاقوں میں پانی سے بجلی پیدا کرنے کی بہت گنجائش ہے لیکن ابھی تک کوئی بڑا ہائیڈل پراجیکٹ معرض وجود میں نہیں آیا۔

اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح

اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کائنات کی خوبصورتی کو دیکھ کر انسان کا دل اس کی حمد سے بھر جاتا ہے اور زبان پر تسبیح جاری ہو جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل حوالے سے ذہن اسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزہ آتا۔ میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لئے وہاں اچھا موقع ملتا ہے۔"

(حیات احمد از یعقوب علی عرفانی ص 73)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

کنٹرول لائن کا احترام کریں

چینی دفتر خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کنٹرول لائن کا احترام کریں دونوں ملک مقبوضہ کشمیر کی موجودہ صورتحال کو بھی مزید خراب نہ کریں تمام دیرینہ تنازعات کے بامقصد حل کے لئے مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

بات چیت سے بحران حل کریں

امریکی ترجمان جیمز رابن نے کہا ہے کہ ہم بھارت اور پاکستان پر زور دے رہے ہیں کہ وہ دو طرفہ بات چیت سے موجودہ بحران حل کریں۔ امریکہ ثالث ہے نہ کوئی تجویز پیش کی ہے۔ پاکستان کے لئے قرضوں کے اجراء میں تاخیر کی غرض سے بھی امریکہ عالمی مالیاتی اداروں پر دباؤ ڈالنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

عراق کی حمایت

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے اس اعتراف کے بعد کہ عراق میں بھیجے گئے اسلحہ انسپکٹر جاسوسی میں ملوث رہے ہیں۔ سلامتی کونسل دو دھڑوں میں بٹ گئی ہے۔ سلامتی کونسل کے بیشتر مستقل ارکان عراق کے حامی ہو گئے ہیں۔ ایک دھڑا امریکہ' برطانیہ اور اس کے حمایتی ملکوں پر مشتمل ہے جبکہ دوسرا دھڑا روس' چین' فرانس اور ان کے حمایتی ملکوں کا ہے۔ عراق میں دوبارہ اسلحہ انسپکٹر بھیجنے کے طریق کار پر اتفاق نہ ہو سکا۔ چین اور فرانس نے امریکی قرارداد مسترد کر دی۔

بھارت سے خطرہ

بنگلہ دیش نے بھارت سے خطرہ کے پیش نظر بڑے پیمانے پر روس سے ہتھیار اور طیارے خرید لئے ہیں۔ روس سے فوجی سازوسامان اور مگ 20 طیاروں کی خریداری کا سمجھوتہ بھی ہو گیا ہے۔ بنگلہ دیشی ایئر چیف نے کہا ہے کہ امکانی جارحیت سے نمٹنے کیلئے بنگلہ دیشی فضائیہ کو طاقتور بنانے کی ضرورت ہے۔

ترک باغی لیڈر

عبداللہ اوکلان ترک باغی لیڈر نے کہا ہے کہ مجھے پھانسی ملی تو ترکی میرے خون میں بہہ جائے گا۔ کرد رہنما کی سزائے موت کے اعلان پر پوری دنیا میں شدید ردعمل ظاہر ہوا ہے۔ روس جرمنی اور یورپی یونین نے مذمت کرتے ہوئے ترکی پر دباؤ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جرمنی نے کہا ہے کہ ترکی کو یورپی برادری میں شامل نہیں ہونے دیں گے۔ جبکہ اٹلی نے کہا ہے کہ ترکی سزائے موت دینے سے باز رہے۔

پاکستانی کوششوں کی حمایت

اسلامی کانفرنس نے مسئلہ کشمیر کیلئے پاکستانی کوششوں کی حمایت کر دی ہے۔ اسلامی تنظیم کانفرنس کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ کشمیریوں کی تحریک آزادی کو جبر و تشدد سے نہیں دبایا جا سکتا۔ دیرپا امن کیلئے بات چیت کا راستہ بہتر ہے۔

مقبوضہ کشمیر

بھارتی کمانڈوز نے مقبوضہ کشمیر کے ایک گھر میں گھس کے 16- افراد کو قطار میں کھڑا کر کے گولی مار دی۔

مسلمانوں کی اجتماعی قبریں

کسوود میں مزید 200 مسلمانوں کی اجتماعی قبریں تلاش کر لی گئی ہیں۔ اجتماعی قبروں کی تلاش میں ایف بی آئی بین الاقوامی کریمینل ٹریبونل اور نیٹو بھی مدد کر رہے ہیں۔

یہودی بستیوں کی تعمیر

فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے کہا ہے کہ یہودی بستیوں کی تعمیر کا سلسلہ بند کیا جائے۔ اردنی وزیراعظم سے ملاقات کے دوران یاسر عرفات نے کہا کہ خود مختار فلسطینی علاقے پر عائد پابندیاں بھی ہٹائی جائیں۔

برازیل کی حمایت

برازیل نے بھی مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے پاکستانی کوششوں کی حمایت کر دی ہے۔

چین میں طوفانی بارشیں

چین میں طوفانی بارشوں اور سیلاب سے 177 افراد ہلاک' سینکڑوں گھر اور ہزاروں ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ چین کے جنوب مغربی صوبے میں 23- افراد ہلاک اور 8 لاکھ سے زائد لوگ شدید متاثر ہوئے ہیں۔

پچاس ہزار سیاسی جماعتیں

روس میں پچاس ہزار سیاسی جماعتوں کو کالعدم قرار دے دیا گیا جو ملک کی کل ستر ہزار سیاسی جماعتوں کی دو تہائی ہیں۔

کیبل کار کا حادثہ

فرانس کے جنوب مشرقی پہاڑی علاقے میں ایک کیبل کار حادثے کا شکار ہو گئی جس کے نتیجہ میں 21- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ کیبل کار تار ٹوٹنے کے باعث راستے میں گر پڑی تھی۔

ناکارہ ادویات

کسوود کے مہاجرین کیلئے گذشتہ ماہ ایک امریکی خیراتی ادارہ کی جانب سے بھجوائی جانے والی پندرہ لاکھ امریکی ڈالر کی ادویات ناکارہ نکلیں۔

کابل میں ڈیجیٹل فون

افغانستان کے دارالحکومت کابل کو پہلی مرتبہ نئے سیٹلائٹ ٹیلی فون کے نظام کے ذریعے دنیا بھر سے ملا دیا گیا ہے۔ افغانستان کو نظام مواصلات میں بین الاقوامی کوڈ 93 شامل کرنا پڑے گا۔

آبادی پر تشویش

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول کیلئے جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ جس کا افتتاح جنرل سیکرٹری کوفی عنان نے کیا ہے 1960ء کے بعد دنیا کی آبادی دوگنی ہو گئی ہے۔ اور اس سال اکتوبر تک 6 - ارب ہو جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3- جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 41 درجے سنٹی گریڈ
3- جولائی- غروب آفتاب- 7-21
4- جولائی- طلوع فجر- 3-24
4- جولائی- طلوع آفتاب 5-05

قومی سلامتی کے متعلق نواز شریف کا بیان

وزیر اعظم محمد نواز شریف کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں کارگل سمیت کنٹرول لائن کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور پاکستانی فوج کی تا حال کارکردگی اور دفاعی تیاریوں پر اظہار خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم نے اس اجلاس میں بتایا کہ پاکستان قومی سلامتی کی خاطر انتہائی قدم بھی اٹھانے سے گریز نہیں کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ سمیت تمام دوست ملکوں کو آگاہ کر دیا گیا ہے کہ پاکستان اپنے خلاف کسی قسم کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے گا۔ اپنے دورہ چین کے متعلق انہوں نے یہ اچھی خبر سنائی کہ دوست ہمسایہ ملک چین نے پاکستان کے لئے ہر قسم کی امداد مہیا کرنے کا یقین دلایا ہے۔

تھانہ کلچر میں تبدیلی کی یقین دہانی

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ ہم اپنی بقیہ مدت میں تھانہ کلچر کو مکمل طور پر تبدیل کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آپ دیکھیں گے کہ جلد ہی تھانے میں شریف آدمی کرسی پر اور تھانے دار زمین پر بیٹھے گا۔ اور مظلوم کی دادرسی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال سپاہی اور ہیڈ کانسٹیبل کی تنخواہ میں گیارہ سو روپے اضافہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ اگر خزانہ اجازت دیتا تو ہم دو ہزار روپیہ اضافہ کرتے۔ بہرحال اب سپاہی کو صحیح رنگ میں مظلوم اور حاجت مند کی بات سننی چاہئے اور اس کا ساتھ دینا چاہئے۔

گرمی کی شدت کے اثرات

پنجاب میں گرمی کی شدت کی وجہ سے فیصل آباد اور ضلع سرگودھا میں 16- افراد جاں بحق ہو گئے۔ لیکن ملک کے بالائی حصوں میں مون سون کی بارشیں شروع ہو چکی ہیں۔ جلد ہی بالائی پنجاب اور کشمیر میں بہت تیز بارشوں کے شروع ہونے کا امکان ہے۔ اور اس کے بعد کشمیر' مالا کنڈ' راولپنڈی گوجرانوالہ اور ہزارہ ڈویژنوں میں بھی جلد بارش ہونے کے امکانات ہیں۔ اسلام آباد' راولپنڈی' مری' سیالکوٹ' سیدو شریف' بالاکوٹ اور کوٹلی میں بارشیں شروع ہو چکی ہیں۔

روسی حکومت کی ثالثی کی پیشکش

روس کی حکومت نے بھی یہ عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ بھارت اور پاکستان میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ثالث کا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ روس کی سرکاری نیوز ایجنسی کے مطابق روس کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر پاکستان اور بھارت دونوں چاہیں تو ہم ان دونوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جبکہ دولت مشترکہ کی طرف سے کشمیر کے معاملہ میں ثالثی کرانے کی پاکستانی درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔ یہ درخواست پاکستان کے وزیر اطلاعات مشاہد حسین کی طرف سے کی گئی تھی۔ جبکہ دولت مشترکہ کے جنرل سیکرٹری کی طرف سے اسے مسترد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

پاکستان کے قرضوں کی ری شیڈولنگ

لندن کلب پاکستان کے 510 ملین ڈالر مالیات کے مختصر مدت کے قرضوں کی تین برس کی مدت کے لئے ری شیڈولنگ پر راضی ہو گیا ہے۔ اس رقم کے سلسلے میں شرح سود کا تعین جلد کیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے لئے نرم گوشہ رکھنے والے مشرق وسطیٰ کے بنکوں کی کوششوں سے پاکستان نے یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ حکومت زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مہلت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

بھارت کا ایک اور حملہ ناکام

وزیر اعظم نواز شریف کی چین سے واپسی پر پاکستان کے آرمی چیف نے انہیں محاذ جنگ کے سلسلے میں بریفنگ دی اور بتایا کہ مجاہدین پر بھارت کا ایک اور حملہ ناکام بنا دیا گیا ہے۔ عباس پور اور آزاد کشمیر کے دیہات پر بھارتی گولہ باری جاری ہے جس کا پاک فوج نے موثر جواب دیا ہے۔ دریں اثنا لشکر طیبہ کے مجاہدین نے دراس میں بھارتی فوج میں تباہی مچا دی بھارت فوج کے 74 فوجی ہلاک کر دیئے گئے اور متعدد شدید زخمی ہوئے ہلاک ہونے والوں میں ایک لیفٹیننٹ کرنل سمیت میجر اور کیپٹن بھی شامل ہیں۔ بھارت کے فوجی ترجمان کے مطابق کشمیری مجاہدین بہت مضبوط اور مستحکم ہیں جو بڑے منظم طریقے سے بھارتی فوج کے خلاف اپنی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ اور بھارتی فوج کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

بجلی دوبارہ مہنگی کر دی گئی

بجلی کے صارفین کو پچھلے سال اکتوبر میں وزیر اعظم نواز شریف کی طرف سے دی جانے والی سب سڈی جس کے مطابق صارفین کو ایڈیشنل سرچارج میں پچاس فی صد رعایت خصوصی دی گئی تھی اب اس میں 25 فی صد سے زائد کی کمی کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح ایڈیشنل سرچارج پر آدھی رعایت واپس لے لی گئی ہے۔ اس کا اطلاع یکم جولائی سے ہو گا۔ پانچ ہزار روپے سے زائد کے بلوں پر کوئی رعایت نہیں ملے گی اور پورا ایڈیشنل سرچارج ادا کرنا پڑے گا۔ واپڈا نے یہ قدم عالمی بنک کے دباؤ کے تحت مجبوری کے طور پر اٹھایا ہے۔ حالانکہ واپڈا کو سب سڈی کی رقم وفاقی حکومت ادا کر رہی تھی۔

جسٹس سعید الزمان صدیقی کے حلف کی تقریب

چیف جسٹس آف پاکستان جناب جسٹس اجمل میاں کی ریٹائرمنٹ پر جناب جسٹس سعید الزمان صدیقی نے نئے چیف جسٹس آف پاکستان کا حلف اٹھا لیا ہے۔ حلف برداری کی تقریب ایوان صدر میں ہوئی جہاں صدر مملکت نے ان سے حلف لیا۔ تقریب کے بعد وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے نئے چیف جسٹس سعید الزمان صدیقی کو مبارکباد دی اور توقع ظاہر کی کہ نئے چیف جسٹس عدلیہ کی بالادستی اور وقار کو انصاف کی فراہمی کے ذریعے سربلند رکھیں گے۔

پاکستان بھارت کے جھگڑے پر جی ایٹ کا موقف

جی ایٹ ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا کہ وہ بھارت کی ہٹ دھرمی کے باعث مسئلہ کشمیر پر ثالث کا کردار کرنے سے معذور ہیں۔ اس اجلاس میں جی ایٹ ممالک نے کشمیر میں کشیدگی کے مسئلہ پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اور دونوں ممالک سے کہا ہے کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے مذاکرات شروع کریں۔

پاک فوج کے طیارے کی تباہی

آرمی ایوی ایشن کا "مشاق" طیارہ ملتان کے قریب انجن کی خرابی کی وجہ سے زمین پر گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے کو سڑک پر اتارنے کی کوشش کی گئی جو ناکام رہی اور طیارہ اور اس میں سوار ہوابازوں کو نہ بچایا جا سکا۔ اس حادثہ میں جہاز کے انسٹرکٹر (پائلٹ) میجر احمد وسیم بخاری اور زیر تربیت کیپٹن کنور راشد عمران شہید ہو گئے۔

کشمیر کے متعلق خفیہ پالیسی

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان نے کشمیر پر کوئی خفیہ پالیسی نہیں بنائی انہوں نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں پائیدار امن کی ضمانت کارگل سے چند سو مجاہدین کی واپسی میں نہیں بلکہ مسئلہ کشمیر کے حل میں ہے انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ عالمی برادری اب تک مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر رہی ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان جنوبی ایشیا کو ایٹمی جنگ کے خطرہ سے بچانے کے لئے ہر وقت مذاکرات کے لئے تیار ہے۔ لیکن اگر بھارت نے پاکستان میں کہیں بھی حملے کی جرات کی تو اس کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

جنرل حمید گل کا انکشاف

ریٹائرڈ جنرل حمید گل نے انکشاف کیا ہے کہ سیاچن اور نیلم ویلی کے بدلے میں کارگل خالی کرانے کی پیشکش ہو رہی ہے۔ ہماری قیادتوں کے بیانات میں معنی خیز تبدیلی آئی ہے۔

ہولز موپیتھی
"لاعلاج" امراض کا علاج
بذریعہ ڈاک یا اپائنٹمنٹ
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
علوم شرقی ربوہ ☎ 04524 - 212694

نزلہ، زکام، چھینکیں
نیا یا پرانا زکام، ناک کی دیرینہ امراض کا بہترین اور موثر علاج

GHP-354/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-67/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-54/A.B.T	20 گرام گولیاں	30/-

مکمل آرام کیلئے مسلسل استعمال ضروری ہے تقریباً دو ماہ کا علاج -/450
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ، پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت بیماریوں کیلئے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212515' رہائش 212300

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
☆ ولمار شواب جرمن کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور ☆ مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹنسیاں' مدر ٹنکچرز' بائیو کیمک ادویات' ٹکیاں اور گلوبیولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں
☆ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
☎ 771
213156